THE

SENATE OF PAKISTAN

DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, December 06, 2013

(99th Session)

Volume XI, No.05

(Nos.01−13)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran..............................	1
2.	Condolence Resolution for Mr. Nelson Mandela.	2−20

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume XI
No.05

SP. XI (05)/2013
15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, December 06, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ
الْکِتٰبِ وَ مُھَیْمِنًا عَلَیْہِ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ وَ لَا
تَتَّبِعْ اَھْوَآءَھُمْ عَمَّا جَآءَکَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِکُلٍّ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّ
مِنْھَاجًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ لٰکِنْ
لِّیَبْلُوَکُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىکُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ ؕ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ
جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾

ترجمہ: اور (اے پیغمبرﷺ) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور ان (سب) پر شامل ہے تو جو حکم اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کے مطابق ان کا فیصلہ کرنا اور حق جو تمہارے پاس آچکا ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی شریعت پر کر دیتا مگر جو حکم اس نے تم کو دیے ہیں ان میں وہ تمہاری آزمائش کرنی چاہتا ہے سو نیک کاموں میں جلدی کرو۔ تم سب کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے پھر جن باتوں میں تم کو اختلاف تھا

وہ تم کو بتا دے گا۔

(سورۃ المائدہ آیت ۴۸)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

Condolence Resolution for Mr. Nelson Mandela

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! آج ایک نہایت ہی افسوسناک دن ہے کہ جمہوریت کے ایک عظیم جدوجہد کے ساتھی Nelson Mandela کا انتقال ہو گیا ہے اور Nelson Mandela وہ شخص ہے جو پوری دنیا کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔ ان کی جو جدوجہد تھی، انہوں نے جس طرح minority white rule کا South Africa transition میں lead کیا اور جو ان کی طویل جیل کی قید و بند کی صعوبتیں تھیں،اس حوالے سے یقیناً تمام سیاسی کارکن چاہے وہ پاکستان میں ہوں یا دنیا بھر میں ہوں، ان کے لیے ایک نہایت ہی افسوسناک دن ہے۔ ان کی زندگی یقینی طور پر ہم سب کے لیے مشعل راہ ہےاور رہے گی اور ان کی struggle ہم سب کو inspire کرتی رہے گی۔

میری آپ کے توسط سے تجویز ہے کہ جس طرح ابھی نیشنل اسمبلی کا اجلاس ان کی یاد میں adjourn کر دیا گیا ہے، سینیٹ کا اجلاس بھی آج اس عظیم شخص کے سوگ میں adjourn کر دیا جائے تاکہ

this will be our last respect to that great comrade who gave his entire life for the struggle of democracy and democratic forces. Thank you.

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! اس سے قبل کے آپ respond کریں، میرا خیال ہے probably اسی issue پر اور ممبران بھی بات کرنا چاہ رہے ہیں then you can respond to it. جی اعتزاز احسن صاحب۔

سینیٹر چوہدری اعتزاز احسن (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! میں سینیٹر رضا ربانی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ issue اس ہاؤس میں اٹھایا۔ نیلسن منڈیلا صرف ایک ملک اور ریاست کے صدر یا لیڈر نہیں تھے، انہوں نے جن اقدار کا اس دنیا کی سیاست میں فروغ دیا اور جس طرح سے نبھایا وہ بڑی عظیم اقدار ہیں، سب سے بڑی بات یہ کہ انہوں 27سال قید و بند کی صعوبتیں

کاٹیں اور وہ بھی بڑی کٹھن قید، کوئی عام قید نہیں کاٹی۔ انہوں نے ایک ایسی ریاست کی قید کاٹی کہ جس ریاست میں کسی قسم کی کوئی رواداری نہیں تھی، ان میں سیاہ فام لوگوں کے لیے کوئی برداشت نہیں تھی، انہوں نے 27سال کی قید کاٹ کر مفاہمت کی بات کی اور truth and reconciliationسے دو متحارب قوموں کو ایک قوم بنا دیا۔ انہوں نے دنیا کی سیاسی جماعتوں، سیاسی کارکنوں، جمہوریت کے مجاہدوں، جمہوریت کے لیے جان دینے اور آزادیاں سلب کرانے والے کارکنوں اور cadres کو راستہ دکھایا۔ اس پر ہم نے بھی چلنے کی کوشش کی ہے، ہم میں ان جتنا صبر و ایثار اور قد کاٹھ نہیں ہے لیکن ہم نے اپنے طور پر یہ کوشش کی کہ اس ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لیے رواداری اور برداشت کی رسم اور سیاست ڈالی جائے۔ نیلسن منڈیلا تیسری دنیا کے مظلوم عوام کے لیے ایک روشن مینار تھے۔ رضا ربانی صاحب نے جو تجویز دی ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور اس عظیم شخصیت کی یاد میں یہ ہماری طرف سے ایک چھوٹا سا gestureہو گا کہ آج ہم آپ کی اجازت سے اس ہاؤس کو adjourn کر دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جبLeader of the Houseاور دیگر ممبران بول لیں تو ہم دعائیہ انداز میں ایک منٹ کے لیے خاموشی اختیار کریں، ہم ان کے لیے دعا کریں۔ وہ محسن انسانیت تھے اور انسانیت کی قدروں کو جس طرح انہوں نے جلا بخشی ہے تو ہمیں چاہیے کہ ریکارڈ کے طور پر آج کی اس کارروائی میں ایک منٹ دعائیہ خاموشی اختیار کی جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مولا بخش چانڈیو صاحب۔

سینیٹر مولا بخش چانڈیو: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں بھی ایک سیاسی کارکن رہا ہوں، میں نے جیلیں بھی دیکھی ہیں اور جمہوریت کے لیے ایک طویل جدوجہد کی ہے۔ میں جیسے بھٹو صاحب کی بات کرتا رہتا ہوں، یاسر عرفات کی بات کرتا ہوں ویسے ہی میں نیلسن منڈیلا کو بھی اس صدی کا عظیم ترین آدمی تصور کرتا ہوں۔ آج صبح میں نے جب اخبار پڑھی تو مجھے ایسے ہی لگا کہ جیسے اپنے ہی کسی محبوب اور قائد کی موت کی خبر ہو۔ مجھے ایک آئیڈیل آدمی کے بچھڑنے کا بہت دکھ ہوا۔ میں ان کی رہائی کے لیے جلسے جلوس دیکھتا رہا ہوں، ایک صبح میں t.v پر بیٹھا دیکھ رہا تھا کہ منڈیلا صدر بننے کے بعد اسمبلی سے رخصت ہو رہا تھا، وہ جس خوشی اور فخریہ انداز سے ہاتھ لہرا کر الوداع ہو رہا تھا، اس نے مجھے بہت متاثر کیا کہ ایک آدمی جسے قوم کا باپ تصور کیا جاتا ہے وہ کس انداز سے اپنے عالم عروج میں اپنے منصب سے جدا ہو رہا ہے۔

میرے لیے یہ بات اس لیے بھی حیران کن تھی کہ ہمارے ہاں یہ رواج نہیں ہے، یہاں ہمیں کسی منصب پر عزت مل جائے تو پھر لوگ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے رہے ہیں کہ مزید مدت میں اضافہ کیا جائے۔ غیر مسلمانوں میں بھی اچھے لوگوں کی کمی نہیں ہے لیکن غیر مسلموں میں یہ بڑی بات ہوتی ہے کہ وہ عالم شباب اور عالم عروج میں اپنی مدت کو پورا کر کے باعزت طریقے سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ کاش ہمارے ہاں بھی یہ روایت پڑ جائے، ہم اپنے ہاں ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو اپنے منصبوں کی محبت کا مرکز بنے ہوئے ہیں، انہیں اپنے منصبوں کے ساتھ چپکے ہوئے دیکھ کر ہمیں بڑا دکھ ہوتا ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ نیلسن منڈیلا افریقہ میں جا رہا ہے اور ہمیں یہاں اس کا دکھ اور افسوس ہے، ہمارے ہاں ایسے لوگ کیوں نہیں ہو سکتے جو اپنے منصبوں سے محبت کے ساتھ رخصت ہو جائیں تو اس سے بڑی اور عزت کی کیا بات ہو گی۔ جب میں نے نیلسن منڈیلا صاحب کی کتاب پڑھی تو میں ان سے اور زیادہ متاثر ہوا۔ ان کو کس طرح torture کیا گیا، وہ سمندر کے جزیرے پر قید تھے، وہ اتنا بڑا لیڈر تھا کہ اسے وہاں سے اٹھا کر وزیر اعظم سے بات چیت کرنے کے لیے لیجا رہے تھے لیکن اس کے ساتھ پولیس اور authorities کا بڑا ذلت آمیز رویہ تھا، مگر جب نیلسن منڈیلا کو موقع ملا تو انہوں نے وہ رویہ اختیار نہیں کیا، اس کا خطاب ایسے لگا جیسے انہوں نے حجۃ الوداع کے خطبے کو پڑھا ہوا ہے، انہوں نے بین الاقوامی message کو پڑھا، جس میں معافی اور درگزر کی بات تھی۔ انہوں نے گوروں سے انتقام نہیں لیا، انہوں نے کہا کہ اس ملک میں گوروں اور کالوں کو مل کر رہنا ہے، انہوں نے مفاہمت کی راہ اختیار کی۔ بے شک وہ مسلمان نہیں تھے لیکن ان کا مشن رَحمَۃً العالَمِینَ کے اس خطبہ کے مطابق تھا کہ جب مکہ فتح ہوا تو حضور ﷺ نے تمام لوگوں کو معاف کر دیا اور سب سے پہلے اپنے قرضے اور خون معاف کیے۔ بس میں اب بات ختم کرتا ہوں کہ جب انہیں کہا گیا کہ آپ مزید رہیں تو انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں اپنے اس گاؤں میں لوٹ جاؤں جہاں میں اپنے باپ کے ساتھ رہتا تھا، وہاں میں اپنا ایک چھوٹا سا گھر بنا کر رہوں گا۔

میں رضا ربانی صاحب اور اعتزاز احسن صاحب کے جذبات کی تائید کرتا ہوں۔ یہ ہماری اچھی روایت ہے کہ ہمارے ہاں سے ایک resolution pass ہو کر جانی چاہیے۔ ہمارے جذبات سینیٹ کی طرف سے ان کی ایمبیسی کو ضرور جانے چاہئیں کہ ہم آپ کے اس دکھ میں برابر کے شریک ہیں اور ہم نیلسن منڈیلا صاحب کو سلام پیش کرتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you Mr. Chairman نیلسن منڈیلا ایک ایسے Icon ہیں جن کا اثر و رسوخ دو صدیوں پر محیط ہے لیکن ان کی لازوال قربانیوں کی یادگاریں اور یادداشتیں انسانی ذہنوں سے کبھی محو نہیں ہوسکیں گی۔ اس کے بہت سارے ایسے پہلو ہیں جنہیں ہمیں co-relate کرنا چاہیے۔آج جب ہم ان کی یاد میں پاکستان کے ایوان بالامیں اظہار افسوس کر رہے ہیں تو ہمیں خاص طور پر ان کی ذات کے ان پہلوؤں کی ضرور نشاندہی کرنی چاہیے اور ان سے co-relate کرنا چاہیے جو پاکستان کے سماج ، پاکستان کی سیاسیات ، پاکستان کی ریاست سے بھی متعلقہ ہیں اور ان میں سے دو بہت اہم ترین ہیں۔ سب سے پہلا، انہوں نے اپنی جو autobiography "Long Walk to Freedom" کے اندر تحریر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے آنے سے وہ جمہوری دور آیا جس میں اکثریت کو صحیح معنوں میں empowerment ملی۔ کالی اکثریت کو گوری اقلیت کے اوپر اختیار اور اقتدار ملا۔ پاکستان میں بد قسمتی کے ساتھ کہیں پر crime syndicate ہے کہیں پر economic mafias ہیں کسی جگہ پر اختیار و اقتدار چند گھرانوں کی، جن میں سے خاص طور پر Feudal Lords سر فہرست ہیں، ان کے مرہون منت ہو کر رہ گیا ہے۔ پاکستان کے اندر عوام کی empowerment اب دور دور تک کہیں پر بھی نظر نہیں آرہی۔ Long Walk to Freedom میں جو دوسری بات انہوں نے کہی وہ یہ تھی کہ ان کے ملک کے اندر جب بوتھا کی ایڈمنسٹریشن نے نوے دن تک لوگوں کو بغیر کسی وارنٹ کے بغیر کوئی وجہ بتائے ، بغیر کسی charge کے پابند سلاسل اور حراستی مرکز کے اندر بند رکھنے کا قانون بنایا تو انہوں نے اس کے خلاف بات کی۔ آج مجھے صدمے اور ندامت کے ساتھ یہ بات کہنا پڑے گی کہ پاکستان کے اندر dictatorship کے زمانے کا ایک ایسا قانون جس کو NAB Ordinance کہتے ہیں جو 1999 کا موجود ہے جس میں پہلے نوے روزہ حراست کو پاکستان کی سب سے بڑی عدالت نے Constitutional کہا۔

Mr. Chairman: Babar *Sahib*! Let's confine to Mr. Nelson Mandela. تاکہ بہت سارے اور دوستوں نے بھی بات کرنی ہے۔ جی۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان: جی دومنٹ جو نوے روزہ حراست ہے اس نوے روزہ حراست کو پہلے پاکستان کی ایک اعلیٰ ترین عدالت نے Constitutional کہا اسفندیار ولی خان

کیس کے اندر جہاں لوگ گئے تھے کہ یہ حراست بہت طویل ہےاور اس کے بعد ایک ایسی ترمیم اس قانون کے اندر کی گئی کہ اب وہ حراست نوے روز سے بھی زیادہ طویل ہو گئی ہے اور میں اس point پر آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی صدارتی آرڈیننس فیکٹری سے تین آرڈیننس نکلے ہیں جن کے ذریعے سے انسانی حقوق کا یہ پہلو کہ بغیر reasoning کے آپ کسی حراست میں چوبیس گھنٹے سے زیادہ نہیں رکھ سکتے وہ اس ایوان میں آئے ہیں ایوان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس قانون کے اوپر آپ نے غور و خوص کرنا ہے میں سمجھتا ہوں ایسا کوئی قانون جو پاکستان کے آئین کے اندر دیے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہو، سب کو مل کر اس کو منظور نہیں کرنا چاہیے۔

تیسری بات! جو truth and reconciliation کا ان کا کمیشن تھا جب وہ کمیشن بیٹھا تو کتنی بڑی قیمت خود نیلسن منڈیلا نے ادا کی یہ بھی ایک تاریخی بات ہے اور جس نے ان کو icon بنایا۔ ان کی جو بیگم تھی ونی منڈیلا ان سے انہیں جدا ہونا پڑا اس لیے کہ ان کے اوپر الزام تھا کہ یہ گوری اقلیت کے خلاف مظاہروں کے دوران جو پر تشدد اقدامات ہوئے ان کا حصہ بنی تھیں اس لیے اس نے اپنی شریک حیات کو قربان کیا لیکن اپنے اصول حیات کو قربان نہیں کیا اور نیلسن منڈیلا کو میں آخر میں یہ خراج پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے دنیا کے اندر پہلی مرتبہ non-violent جدوجہد کی۔ اگرچہ مجھے بہت قدر ہے اچی گویرا کی، ان کی اور طرح کی جدوجہد کی، اگرچہ میں اتنا ہی بڑا مداح ہوں یوگیوشاویز کا ان کی بھی اسی ہی طرح کی جدوجہد تھی لیکن نیلسن منڈیلا کی یہ پہلی non-violent moment تھی جس میں انہوں نے اپنی قید کو اپنی طاقت بنایا اور لوگوں کو empower کیا۔

I support the proposal and the resolution which is put forward by Mian Raza Rabbani. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی عبدالرؤف صاحب۔

سینیٹر عبدالرؤف: شکریہ۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں رضا ربانی کی بات کی تائید کرتا ہوں جو آج نیلسن منڈیلا کے حوالے سے انہوں نے کی۔ انہوں نے نہ صرف جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے خلاف ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کی جس کے لیے انہوں نے اپنی زندگی کی ستائیس بہاریں کال کوٹھڑیوں کی نظر کیں اور اسی طریقے سے جدوجہد کرتے ہوئے آخر کار اپنی قوم کو نسلی امتیاز کے حوالے سے آزادی دلانے میں کامیاب ہوئے ان کی آزادی نہ صرف جنوبی افریقہ کے سیاہ فام لوگوں کے لیے تھی بلکہ میں یہ کہوں گا نیلسن منڈیلا نے دنیا جہاں کی ان تمام محکوم اقوام کو ایک ایسی راہ دکھائی

جس میں انہوں نے محکوم قوموں کو یہ سبق دیا کہ قوموں کی آزادی صرف مسلح جدوجہد کے ذریعے ممکن نہیں بلکہ ایک راہ ایسی بھی ہے جس میں اگر ایک راہنما اپنے عوام کی آزادی کے حوالے، ان کے حقوق کے حوالے سے ان کے دلوں کی دھڑکن بن سکے۔ تو کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اور انہوں نے جو طویل جدوجہد اور خصوصاً ستائیس سالہ زندگی انہوں نے جیلوں میں گزاری آخر کار انہوں نے پرامن راہ کے ذریعے اپنی قوم کو آزادی دلائی۔آج چونکہ وہ اس جہاں میں نہیں رہے تو اس لیے میں اور ہم تمام جتنے بھی ساتھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ ان کے احترام میں آج کا یہ اجلاس ملتوی کیا جائے۔شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ افراسیاب خٹک صاحب۔

سینیٹر افراسیاب خٹک: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں بھی اپنے ساتھیوں کی آواز میں اپنی آواز شامل کر کے کہنا چاہتا ہوں کہ آج انسانیت اپنے ایک عظیم فرزند کی وفات کا سوگ منا رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے آپ کو خوش قسمت کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہم ان کے دور میں جئیے ہیں اور ہمیں ان کے دور میں جینے کا موقع ملا ہے۔اس سے پہلے انقلابات کے بارے میں بات ہوتی تھی جس میں انقلاب فرانس اور دوسرے انقلابات کی بات ہوتی تھی لیکن انہوں نے ایک ایسا انقلاب برپا کیا جو عدم تشدد پر مبنی تھا جس میں جیو اور جینے دو کا فلسفہ تھا اور انہوں نے جمہوریت اور آزادی کے لیے لمبی لڑائی لڑی لیکن لڑائی کو آخر میں پرامن طریقے سے ختم کیا اور انتقام کا راستہ اختیار نہیں کیا۔جناب چیئرمین! میں باچا خان کے پیروکار کے طور پر جو اسی طرح کے اقدار کے علمبردار تھے نیلسن منڈیلا کو ایک حقیقی خدائی خدمتگار سمجھتا ہوں۔ ایسا خدائی خدمتگار جس نے اپنی زندگی خلق خدا کی خدمت کے لیے وقف کی تھی اور یہی اصل میں خدا کی خدمت ہے اگر صحیح طور پر کی جائے۔ جناب والا، میں سمجھتا ہوں کہ ان کے جانے سے یقیناً ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے لیکن انہوں نے ایسی زندگی گزاری ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک ہزار سال کے بعد بھی جو لوگ تاریخ پڑھیں گے وہ دنگ رہ جائیں گے کہ ایک آدمی کیسے انسانی تاریخ کو، انسانی معاشرے کو اس طرح متاثر کر سکتا تھا جو انہوں نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی زندگی اور جدوجہد ساری انسانیت کی میراث ہے ان کا کیریکٹر ایک ایسی خوشبو ہے جو ساری دنیا میں پھیل گیا ہے مذہب، نسل، رنگ، علاقے کے امتیاز کے بغیر ساری انسانیت ان کو اپنا راہنما سمجھتی ہے میں بھی ان کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں اور اپنی بات اسی شعر پر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ

یہ کس کی ذات گرامی ہے جس میں شامل ہے

مجاہدوں کا چلن راہبروں کی دانائی

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کرنل طاہر حسین مشہدی۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. First of all I like to commend and fully agree with honourable Mian Raza Rabbani and the Leader of the Opposition and I thank him for bringing this matter so that at least we are paying homage to a great man. It is a great tradition. The world has lost a truly great icon and a great leader and great human being. Nelson Mandela transcends nationalities religions, cultures, all borders. He bestowed this narrow world like a colossus and all men of this world respected him and do respect him and continue to respect him for the coming centuries. He unleashed a relentless struggle for the rights of his people, the black people of South Africa who were subjected to inhuman treatment at the hands of a white minority who ruled the country.

He spent a lifetime in prison and he never complained about it. He was subjected to all types of torture and he never complained about it. He was deprived of his normal life away from his wife and children and he never complained about it. He was a man of exceptional character, impeccable integrity, unflinching courage. He had the qualities very similar to another great man of the same generation, the Quaid−i−Azam, Muhammad Ali Jinnah. In many respects, although Quaid−i−Azam has a great and unique honour of creating a country, Nelson Mandela can at least be remembered as a person who gave the majority of a country a say in its rule, its existence and its governance.

Nelson Mandela will long be remembered as a great politician, as a great humanist and as a great leader. He will be a

shining light, an example for centuries to come for all those who follow principally. If you have principles, if you fight for principles, you can succeed. He is, in all respects, a great success story of honesty, devotion, dedication and proper service to humanity. His service to his people is unparalleled. His service to humanity can never be forgotten.

We have lost an icon. This world is poorer today because of just one man. It will be very hard to replace such a man. Muttahida Qaumi Movement joins the world in mourning the loss of this great leader. We pray that Almighty Allah will grant him eternal peace in his resting place. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: محسن لغاری صاحب۔

سینیٹر محمد محسن خان لغاری: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ آج صبح آتے ہی میں نے ایک condolence resolution سیکرٹریٹ میں جمع کرادی تھی۔ میرا خیال تھا کہ اس ایوان سے جب ایک resolution جاتی ہے اور جب ہم یہاں ان کی embassy کو convey کریں گے کہ ہم لوگوں نے ان کو honour کرنے کے لیے ایک resolution pass کی ہے تو میرے خیال میں اس سے ایک بہت اچھا message جائے گا۔

جناب! کسی نے بڑی اچھی بات کہی کہ people die, legends live forever. جناب نیلسن منڈیلا ایک legend ہیں۔ ان کو ساری دنیا نے مختلف وقتوں میں بہت سارے اعزازت سے نوازا اور ان کی خدمات کی acknowledgement کی ہے۔ پاکستان نے بھی 1992 میں ان کو اپنا highest civil award نشانِ پاکستان دیا تھا۔ ان کو نوبل پرائز بھی ملا۔ تقریباً دنیا کے تمام ملکوں نے ان کی greatness کو acknowledge کیا۔

میں زیادہ بات نہیں کروں گا صرف ان کی ایک دو اچھی سی sayings اپنے دوستوں کے ساتھ share کروں گا۔ وہ کہتے ہیں:

> "What counts in life is not the mere fact that we have lived, it is the difference we have made in the lives

of others, that determines the significance of the life we lead."

جناب! نیلسن منڈیلا نے جو زندگی گزاری اور جو انہوں نے لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی لائی، ان کی greatness کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کی ایک saying بھی share کروں گا:

"On the last day, I want to know that those who remain behind will say, the man who lies here has done his duty for his country and his people."

یہ ان کی commitment تھی اپنے لوگوں کے لیے، اپنے ملک کے لیے اور اس انسانیت کے لیے۔ میرے خیال میں اس resolution کو اگر ہم adopt کر لیں------

Mr. Chairman: There is a resolution from Mr. Sartaj Aziz also, that is being discussed with the other parliamentary leaders. We want to have a consensus resolution. Maulana Ghafoor Haideri sahib.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نیلسن منڈیلا صاحب جو اس وقت آنجہانی ہوئے، وہ یقیناً جمہوریت کے علمبردار تھے۔ انہوں نے عالمی استعمار اور نسلی امتیاز کے خلاف 27 سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ایک ایسی پرامن جدوجہد کی جس کے نتیجے میں وہ ہمہ جہت کامیاب ہوئے۔ یقیناً وہ ایک لحاظ سے اس صدی کے جمہوریت کے بڑے علمبردار تھے۔ انہوں نے نسلی امتیاز کے خلاف جو جدوجہد کی، وہ اس صدی کی بڑی شخصیات میں شمار کیے جاسکتے ہیں۔

گزشتہ صدی کے دوران برصغیر میں ایک شخصیت نے ہندوستان کی آزادی کے لیے جدوجہد کی۔ ان کا نام نامی، اسمِ گرامی شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ ہے۔ انہوں نے عالمی استعمار کے خلاف نہ صرف مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا بلکہ برصغیر میں رہنے والے ہندو، سکھ اور دوسرے مذاہب اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ تحریکِ ریشمی رومال، تحریکِ خلافت، تحریکِ ترکِ موالات، ان تحریکوں میں بلاامتیاز سارے کے سارے، برصغیر کے لوگ شریک تھے۔ چنانچہ اس تحریک کے نتیجے میں حضرت شیخ الہند کو گرفتار کیا گیا اور مالٹا کے جزیرے میں پہنچا دیا گیا۔ وہاں کئی

سال تک انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ 1921 میں انہیں وہاں سے رہائی ملی۔ جیسے خان عبدالغفار خان کی بات کی گئی، وہ حضرت شیخ الہند کے شاگردوں میں سے تھے اور ان کے رفقائے کار اور ہمرکاب دوستوں میں سے تھے۔ یقیناً تاریخ میں ان شخصیات کا کردار نمایاں ہے۔ اس کے بعد پھر اس تحریک کو دیگر شخصیات نے چلایا اور آج ہم قیامِ پاکستان کے بعد اس آزاد ماحول میں سانس لے رہے ہیں۔ جناب قائدِ اعظم محمد علی جناح، اسی طرح بہت سارے دوسرے اکابرین ، علامہ شبیر احمد عثمانی، علامہ ظفر احمد عثمانی نے کردار ادا کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پوری تحریک اور جدوجہد کی بنیاد حضرت شیخ الہند نے رکھی۔

میں سلام پیش کرتا ہوں، خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں نیلسن منڈیلا کی خدمات کو جنہوں نے جمہوریت اور نسلی امتیاز کے خاتمے کے حوالے سے ایک طویل جدوجہد کی اور اس کے نتیجے میں انہیں کامیابی بھی ملی۔ میں اپنے دوستوں کے ساتھ اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ آج اجلاس ملتوی کیا جائے۔

Mr. Chairman: Mushahid Hussain *sahib*. Just a minute, I want to say that intention of this is to give representation to every political party in the House. If all members want this opportunity, then it can be decided by the Leader of the House and the Leader of the Opposition. Ultimately, the object was that we should not have the proceedings today. That was the object and if we continue with the proceedings, so, it has to be seen.

Senator Abdul Nabi Bangash: I did not want to say this but you have given the floor to four people of a party.

Mr. Chairman: I have got no objection if it is sense of the House that we should have proceedings, I have no objection for that. Mushahid Hussain *Sahib.*

Senator Mushahid Hussain Syed: Thank you Mr. Chairman. I think it shows the greatness of Mr. Nelson Mandela that all across the divide; all across people of Pakistan are paying tributes to Mr. Nelson Mandela.

(On this stage Senator Abdul Nabi Bangash walked out from the House)

سینیٹر مشاہد حسین سید: میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نیلسن مینڈیلا کی بات کرتے ہیں تو دل بھی بڑا کریں and we always talk of reconciliation, I think we have lost one of the greatest persons, political leaders produced in the history of mankind. جن کی ایک unique contribution تھی۔ Mr. Chairman, I would like to say a personal thing also, وہ April 1999 میں پاکستان آئے، I was Minister for Information and I had the honour to be his Minister in waiting. میں نے تین دن جناب نیلسن مینڈیلا صاحب کے ساتھ گزارے and we have photographs taken, his own book "Long Walk to Freedom" انہوں نے وہ کتاب with my name and signature personally inscribe کر کے دی which is something for which I feel pleasure.

جناب چیئرمین! میرے خیال میں ان کے three lessons in the 3rd world, ہر سیاسی لیڈر کہ ہم should imbibe. Number one lesson is reconciliation کی بات تو کرتے ہیں لیکن اس کی بنیاد اور اسے Mr. Nelson Mandela نے implement کیا، reconciliation means bidding good-bye to revenge, بڑے دل سے چلیں، آگے چلیں، پیچھے نہ دیکھیں، I think that he practiced this. وہ ستائیس سال جیل میں رہے، انہوں نے اپنے قیدیوں کو، جیلرز کو اور سب کو معاف کیا۔ ان کی ابھی movie بھی آئی ہوئی ہے، آپ اس میں دیکھیں کہ یہ چیز انہوں نے کس طرح کی۔ Second lesson is governance. When he was President, he said "نہ میری کوئی پارٹی ہے، نہ میرا کوئی خاندان ہے، نہ میرا کوئی قبیلہ ہے، I am the President of all of South Africa, whether they are Whites, whether they are Blacks, whether they are Muslims, whether they are Christians, whether they are Communists, whether they are Hindus". یہ بہت بڑی بات تھی۔

جناب چیئرمین! تیسرا سبق اقتدار کو خود voluntarily چھوڑنے کا ہے اور میرے خیال میں مسلم دنیا میں یہ tradition ہی نہیں ہے کہ اقتدار کو خود voluntarily چھوڑا جائے۔ He had

the chance to stay in power, انہوں نے کہا کہ میری ایک term ہے، میں صدر رہا ہوں
اب I will bid goodbye to power. So I think we should learn from the
Mandela model اور خاص طور پر اس وقت پاکستان میں بہت ضروری ہے کہ we have to
close ranks because challenges اتنے بڑے ہیں، کوئی ایک شخص، کوئی ایک پارٹی،
کوئی ایک حکومت، اکیلی فوج یہ مسئلے حل نہیں کر سکتی۔ ہمیں بڑے بڑے مسائل کے لیے we have
to work together. Thank you very much and I totally agree کہ پہلے ان کے
لیے دعا کی جائے اور ان کے لیے resolution بھی pass کی جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، افراسیاب خٹک صاحب! نبی بنگش صاحب کو واپس بلوا لیں،
we will get the opportunity. کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ نے تمام پارٹیوں کو equal رکھا۔
یہاں ہر شخص اس ہستی کے بارے میں بولنا چاہے گا کہ جس کا ملک کہاں پر ہے، اس کی جدوجہد کہاں پر
ہے اور Parliament of Pakistan اس شخص کو discuss کر رہی ہے اور ان کی موت پر انتہائی
اظہارِ افسوس کر رہی ہے۔ وہ شخص جس پر کوئی باڑ نہیں تھی، وہ صرف اپنے ضمیر کا قیدی تھا۔ اس کے
ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا کہ میں کوئی تفرقہ پیدا کروں، کوئی نسلی امتیاز پیدا کروں جس میں کالا کون ہے،
گورا کون ہے، اچھا کون ہے، مسلمان کون ہے، کون مسلمان نہیں ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ کی
تعلیمات کو دیکھا جائے تو آپ ﷺ نے بھی فرمایا تھا کہ 'کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر
کوئی فوقیت نہیں ہے، فوقیت صرف تقویٰ والے کو ہے'۔

جناب چیئرمین! انہوں نے نہ کوئی خاندان رکھا، نہ کوئی دولت رکھی، انہوں نے ستائیس
سال اس لیے قید کاٹی کہ نسلی امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔ آج ہمیں بھی ضرورت ہے کہ ہمارے ہاں بھی ایسی
leadership پیدا ہو جو تمام چیزوں سے بڑھ کر نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر لے تو میرے
خیال میں ہم بہت سی خرافات سے بچ جائیں گے۔ میں آج اس ایوان میں اپنی پارٹی کی طرف سے ایسے
شخص کی وفات پر انتہائی اظہارِ افسوس کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! میرے لیے ذاتی طور پر یہ بہت دکھ کی بات ہے کہ ہم اس صدی کے ایک بہت بڑے آدمی سے محروم ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس صدی میں نیلسن مینڈیلا جتنا بڑا آدمی شاید ہی پیدا ہو جو دنیا میں apartheid کے خلاف اتنی جدوجہد کرے جتنی جدوجہد نیلسن مینڈیلا اور National Congress نے کی۔ اگر آپ تاریخ میں دیکھیں تو تمام بڑے بڑے لوگ جنہیں میں بڑے لوگ سمجھتا ہوں، چاہے وہ لینن ہو، چاہے ماؤزے تنگ ہو، چاہے گاندھی جی ہوں، اس جدوجہد نے نیلسن مینڈیلا کو بھی ان لوگوں کے برابر لا کر کھڑا کیا ہے۔ ایک ایسا نظام جہاں انسان نے انسان کو غلام بنایا ہوا تھا، جہاں انسان انسان کے رنگ سے نفرت کرتا تھا، جہاں انسان انسان کی بُو سے نفرت کرتا تھا، اس South Africa کو جہاں اگر کہیں سے کسی سفید فام کا گزر بھی ہوتا تو کالے رنگ والے کو وہاں سے گزرنے کی اجازت نہیں تھی، اگر کوئی کالا کسی بس میں گھس جاتا جس میں سفید فام بیٹھے ہوتے تو اسے سزا ہو جاتی، یہ وہ غلامانہ نظام تھا جس کے خلاف نیلسن مینڈیلا اور نیشنل کانگریس نے آواز اٹھائی۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کے آخری دس سالوں کو لیا جائے تو نیلسن مینڈیلا کا stature اتنا بڑھا کہ آج پوری دنیا ان کے احترام میں کھڑی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ صرف ہماری پارلیمنٹ ہی نہیں بلکہ آج سینکڑوں Parliaments ان کو اپنے ایوان میں discuss کر رہی ہوں گی۔ میں نے پڑھا ہے کہ انہیں اپنی بیوی کو اس بنیاد پر طلاق دینی پڑی کہ یہ ان کی پارٹی کا فیصلہ تھا، I don't know یہ صحیح ہے یا غلط، برائے مہربانی میری تصحیح کر دیں۔ یہ وہ شخصیت تھی کہ جنہیں اقتدار ملا اور جیسے مشاہد حسین صاحب نے کہا، میں سمجھتا ہوں کہ 3rd World کی leadership کے لیے اور خاص طور پر ہمارے ملک کی leadership کے لیے یہ مثال ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! سیاست میں آنے کا وقت کسی کو معلوم نہیں ہوتا، وہ کس وقت سیاست میں آتا ہے اور اسے اقتدار کا وقت بھی معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس وقت اقتدار سے باہر ہو جائے گا لیکن سیاستدان وہ ہے جو اقتدار سے جانے کا راستہ اور وقت کا تعین خود کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دنیا میں he was the only man جنہوں نے یہ طے کیا کہ مجھے کب اقتدار میں آنا ہے اور کب اقتدار سے علیحدہ ہونا ہے۔ اگر آج ہماری leadership, پاکستان کی leadership صرف اس ایک نقطے کو سمجھ لے، نیلسن منڈیلا کے صرف ایک نقطے کو سمجھ لے جو اس نے کہا تھا کہ enough is enough,

میں President بن چکا ہوں، ساؤتھ افریقہ آزاد ہوچکا ہے اب کالے گورے کا فرق میں نے ختم کردیا ہے، I have completed my job and I am leaving the office. اگر ہم اسی ایک نقطے کو لے لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان بھی ایک خوشحال اور مستحکم ملک بن سکتا ہے اگر ہم منڈیلا کے صرف اس ایک نقطے کو لے کر چلیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Babar Ghauri *Sahib.*

سینیٹر بابر خان غوری: بہت بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ سب سے پہلے تو رضا ربانی صاحب کی طرف سے جو تجویز پیش کی گئی ہے کہ آج نیلسن منڈیلا کی موت کے سوگ میں ہم ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی کریں، ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں تمام ساتھیوں نے بہت سی باتیں کی ہیں۔ آج صبح ہم نے جب تمام چینل دیکھے تو ایک ایسا آدمی جو کسی ملک کا بادشاہ نہیں، صدر یا وزیراعظم نہیں تھا اس ایک آدمی کی وفات پر پوری دنیا آج افسوس کا اظہار کررہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے اپنی زندگی میں اپنے آپ کو ایسا ثابت کیا ہے کہ اس نے اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا، وہ اصولوں پر ڈٹا رہا اور اصولوں کی خاطر اپنی زندگی کے ستائیس سال قربان کیے لیکن کوئی سودے بازی نہیں کی۔

آج ہمارے بہت سے ساتھیوں نے جو باتیں کی ہیں میں امید کرتا ہوں کہ ان پر عمل کرنے میں بھی وہ نیلسن منڈیلا کو یاد رکھیں گے۔ ان کی وفات پر ہم نے بہت سی باتیں اس ہاؤس میں کہی ہیں۔ ہمیں عملی طور پر بھی انہیں اپنانا چاہیے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں کوئی تفریق نہیں ہے ان پر عمل نیلسن منڈیلا نے کیا۔ یہ تو ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے اور مذہب کے نام پر یہ ملک بنا ہے۔ اس ملک میں آج ایک دوسرے کو برداشت نہیں کیا جارہا۔ ایک دوسرے کی نسل کشی کی باتیں ہورہی ہے۔ ایک دوسرے کو ختم کرنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ یہاں عدم برداشت موجود ہے۔ آج بھی پاکستان کے اندر بہت سے گھرانے ایسے ہیں جن کے افراد کو لے گئے ہیں اور ان کا کچھ پتا ہی نہیں ہے۔ سپریم کورٹ چیخ رہی ہے، families چیخ رہی ہیں۔ آج کے اس دور میں جہاں میڈیا آزاد ہے، جگہ جگہ تشدد عام ہے۔ ہم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کررہے۔ اگر ہم کسی شخصیت کی بات کررہے ہیں اور اس کی اچھی باتوں کو یاد کررہے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان اچھی باتوں پر عمل کریں۔

میں اس شخصیت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کی وفات پر متحدہ قومی موومنٹ اورقائد تحریک الطاف بھائی کی طرف سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں۔ میری ایک تجویز ہے کہ حکومتی سطح پر ان کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے ایک delegation ضرور جانا چاہیے جیسا کہ ہم نے یاسر عرفات کی وفات پر بھیجا تھا۔ مجھے امید ہے سرتاج عزیز صاحب اس کو نوٹ کرلیں گے اور Prime Minister Sahib سے بات کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، چوہدری شجاعت صاحب۔

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں جب ہاؤس میں آرہا تھا تو مجھے اطلاع دی گئی کہ نیلسن منڈیلا کا انتقال ہوچکا ہے۔ مجھے یاد آیا کہ جب وہ پاکستان آئے تھے، قریباً چار بجے ان کا جہاز آنا تھا تو میں ساڑھے تین بجے ایئرپورٹ پر پہنچ گیا تھا۔ اس وقت کوئی minister نہیں آیا تھا۔ اس کے بعد راجہ ظفرالحق صاحب آئے، سرتاج عزیز صاحب آئے اور مشاہد صاحب آئے۔ نیلسن منڈیلا کی ہمارے دل میں قدر، عزت اور جو مقام ہے اس کے بارے میں یہاں تفصیل سے بیان کیا جاچکا ہے۔ میری حکومت پاکستان سے گزارش ہے کہ وہ high powered delegation فوری طور پروہاں بھیجیں تاکہ وہ ان کی آخری رسومات میں شرکت کرسکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، راجہ ظفرالحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق (قائد ایوان): جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ نیلسن منڈیلا ایک عظیم انسان تھے اور انہوں نے اپنی زندگی اور اپنے عمل سے پوری دنیا کو متاثر کیا ہے اور ان کے اثرات صرف اپنے ملک تک محدود نہیں تھے۔

میں نے جب آج صبح چھ بجے کے نیوز بلیٹن میں ان کی وفات کی خبر سنی تو میں نے محسوس کیا کہ جب امریکہ کے اندر بھی اس قسم کے حالات تھے کہ افریقی نسل کے لوگوں کو انسانیت کے لحاظ سے بھی برابری کے حقوق حاصل نہیں تھے، ایک عظیم لیڈر مارٹن لوتھر کنگ نے وہاں ایک تحریک شروع کی تھی اور اس نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ انہوں نے نیلسن منڈیلا سے یہ inspiration حاصل کی ہے اور ان کے یہ اثرات نہ صرف ان کے دور تک محدود رہیں گے بلکہ ایک طویل عرصے تک ان کے اچھے اثرات محسوس کیے جائیں گے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ دنیا میں non-violence کا جو سبق ہے اس پر نہ صرف بہت سارے لوگوں نے عمل کیا بلکہ باقیوں کی زندگیوں کو سنوارنے میں بڑا قائدانہ کردار ادا کیا اور یہاں پر اس بات کا ہچکچاہٹ سے اظہار خیال کیا گیا کہ ان کے لیے دعائے مغفرت بھی کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں نہ صرف کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ وہ خدا کی ذات پر یقین کرنے والے اور اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے والے انسان تھے اور مجھے وہ مثال یاد آتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک جنازہ گزرا جسے دیکھ کر آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی کھڑے ہوگئے۔ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ یہ ایک یہودیہ کا جنازہ ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی تو انسان تھی۔ اسی طریقے سے حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اس دنیا میں سب سے مقدس مقام بیت اللہ شریف ہے لیکن انسان بیت اللہ سے بھی زیادہ مقدس ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں انسانیت کو سامنے رکھ کر کسی آدمی کو اگر پرکھا جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک اعلیٰ مقام رکھنے والے انسان تھے اور انہوں نے جو فلسفہ اپنی عملی قربانی سے پیش کیا ہے دنیا میں اس کی بہت کم مثالیں ملتی ہیں۔ کوئی bitterness نہیں اور اس کا کوئی تذکرہ بھی نہیں کہ میں نے یہ کیا، میں نے یہ قربانی دی ایسی کوئی بات نہیں ہے اور یہ کسی عام آدمی کا کام نہیں تھا کہ جن لوگوں نے سیاہ نسل کے لوگوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے اور کئی ممالک میں یہ بھی ہوتا تھا کہ ہوٹلوں پر بورڈ لگے ہوتے تھے کہ dogs and blacks are not allowed. اس چیز کو، اس barrier کو توڑنا اور وہ بھی ایسے طریقے سے کہ پہلے انہوں نے اپنی زندگی ایک rebel اور باغی کے طور پر گزاری لیکن جب انہیں اقتدار حاصل ہوا تو انہوں نے اپنا دوسرا رخ دکھایا جو حقیقت میں ان کے مزاج اور طینت کے مطابق تھا۔ انہوں نے سب کو معاف کردیا اور خود ایک ایسے راستے پر چلے کہ جس کی آج بھی مثال دی جاتی ہے اور آئندہ بھی مثال دی جایا کرے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی مثالیں برصغیر میں بھی موجود ہیں، اسلامی دنیا میں بھی موجود ہیں لیکن ان میں سے بعض اتنے بڑے عہدوں پر فائز نہیں رہے۔ ان کے اثرات شاید بہت زیادہ وسیع نہ ہوئے ہوں جو نیلسن منڈیلا صاحب کے تھے لیکن اس کے باوجود آپ دیکھتے ہیں کہ اس خبر کے بعد مختلف لوگوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے جارہے تھے جن میں برطانیہ کے آج کے وزیراعظم ہیں جنہوں نے کچھ عرصہ پہلے انہی کے بارے میں کہا تھا کہ اگر میں 80s میں وزیراعظم ہوتا اور میرا اختیار ہوتا تو میں اس شخص کو الٹا لٹکا دیتا لیکن آج میں شرمندہ ہوں کہ میری یہ سوچ غلط تھی۔ یہ زندگیاں لوگوں کی اور ان

کے خیالات اور ان کارخ بدلنے کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ بہت ہی عظیم انسان تھے جنہوں نے اپنا عملی کردار اس طریقے سے ادا کیا۔

Mr. Chairman: Before Sartaj Aziz would move a resolution; I also want to add something in remembering Nelson Mandela. There are a few leaders and statesmen of the stature of President Nelson Mandela who left indelible marks and legacies in pages of history. As an International role model who made tremendous contribution to peace and freedom. Mandela will always be fondly remembered, not just as a former South African President but as a world leader par excellence. Nelson Mandela was man of tremendous moral courage who changed the course of history. Following his 27 years of imprisonment and his subsequent role in reconciliation, he has woken nation. Mandela exhibited unprecedented passion for freedom and justice and forgiveness, giving new hope for generations of oppressed people of the world. He personified forces of freedom and equality of all time with dignity and grace. I pay my deep homage and respect to late Nelson Mandela believing with his sad demise we have lost truly a world class leader. I conclude on the words of late Mr. Mandela who said "When a man has done what he considers to be a duty to his people and country, he can rest in peace. I believe, I have made an effort that is why I will sleep in eternity."

Now please move the resolution Sartaj Aziz *Sahib.*

Mr. Sartaj Aziz (Advisor to the Prime Minister): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"This House expresses its deep sorrow and grief over the passing away of Mr. Nelson Mandela, a man who stood for the rights of the deprived and oppressed not only in his own country but the world over. Pakistan had been at the forefront of the

international efforts to dismantle the apartheid. The people of Pakistan are proud to walk the last mile of democracy in South Africa. Nelson Mandela appreciated Pakistan's support and twice visited Islamabad, first in 1992 and then in May 1999. During his second visit Mr. Mandela had addressed the joint sitting of the Parliament and this House will always remember and honour Nelson Mandela. He had a domino effect on the freedom movements the world over.

This House shares the pain of the people of South Africa at the loss of a great man. Nelson Mandela who will always be revered by all mankind as an icon of true democracy. He will continue to live in the hearts and minds of the people of Pakistan for his special love and affection that he had for us. Pakistan will always cherish his message that he conveyed in his inspiring speech here.

This House wishes the people and Government of South Africa the courage and fortitude to bear this irreparable loss and the ability to follow his message of compassion, human dignity, equality, freedom and democracy" and moving this resolution Mr. Chairman I also wish to recall my own very memorable meetings with Mr. Nelson Mandela, first in 1992 after his visit here. He went to China and so happened that I also accompanied the Prime Minister at that time and twice we were staying in the same guest House with the opportunity to walk together in the morning for half an hour each and he recounted his experiences of his captivity. Then in August 1998 the Non-Aligned Summit, I was happened to be the Chairperson of the last concluding session and Mr. Nelson Mandela came for the concluding session but the final report arrival was delayed by an hour, so, we had the opportunity to talk at that time and that is when he said the real leader is one who knows when

to come into office and when to leave office because that was the time and he was about to leave off his office. So, I will always remember the indelible memories of my very detailed conversation with him. Thank you.

Mr. Chairman: I put the resolution before the House.

(The resolution was adopted unanimously)

Mr. Chairman: The resolution is unanimously adopted and before concluding the proceedings I would like to have a silence of one minute in favour of Mr. Nelson Mandela.

(Silence for one minute)

Mr. Chairman: Thank you. As suggested by the Leader of the Opposition for one minute silence

اور رضا ربانی صاحب نے دعا کے لیے بھی کہا ہے تو راجہ صاحب آپ دعا بھی کروالیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اس کے ایک بندے نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے جو خدمات سرانجام دیں۔ ان کی بہتری کے لیے جو ساری زندگی صرف کی اور ان کے لیے تکلیفیں اٹھائیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو مزید بلند کریں اور ہماری بھی اسی طریقے سے راہنمائی فرمائے۔ (آمین)

Mr. Chairman: Thank you. As a mark of respect for Mr. Nelson Mandela and in recognition of his efforts and contribution for the well being of humanity and democracy, we have not taken up today's agenda. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 11th December, 2013 at 3:30 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 11th December, 2013 at 3:30 p.m.]